دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرینس نمبر: Aqs 1400 بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ تاریخ: 17-09-2018

مشترکہ کاروبار میں ایک پارٹنر کا پرسنل سامان بیچنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ دو شخص آپس میں پارٹنر ہیں، ایک دکان پر بیٹھتا ہے۔ اب جو گاہک دکان پر آتا ہے، وہ مشترک ہی ہوتا ہے، مگر دکان پر بیٹھنے والے پارٹنر کے کچھ جاننے والے لوگ اسے فون یا واٹس اپ پر سامان کا کہتے ہیں (جن کو دکان سے کوئی غرض نہیں ہوتی، وہ اس شخص کو گھریلو طور پر جانتے ہیں)، تو یہ ان کے ساتھ پرسنل ڈیل کرتا ہے اور پھر اپنے پیسوں سے وہی سامان مارکیٹ سے لا کر اُن لوگوں کو دے دیتا ہے، مالِ شرکت سے کچھ بھی نہیں دیتا، آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ اِس پارٹنر کا اس طرح کرنا کیسا ہے اور اس نفع کا کیا حکم ہے؟

نوٹ! دونوں کا مشترکہ کام سونے کا ہے اور اسی طرح کے لاکٹ، سیٹ وغیرہ لوگ فون پر اس جاننے والے کو کہتے ہیں اور ایک پارٹنر باہر سے ہی اسے خرید کر بیچ دیتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں اُس شریک کا اس طرح ڈیل کرنا، جائز نہیں اور اس کا نفع بھی مشترک ہی ہو گا، کیونکہ شرکت کے معاہدے کے بعد جس قسم کے مال پر شرکت کا معاہدہ ہو چکا ہو، اسی قسم کا مال خریدنے بیچنے کی صورت میں وہ چیز شرکت کی ہی کہلاتی ہے اور اس کا نفع دونوں شریکوں میں تقسیم ہوتا ہے، اکیلے خرید و فروخت کرنے والے شریک کا نہیں ہوتا اگرچہ خریدتے بیچتے وقت اپنے لیے خریدنے بیچنے پر گواہ بھی بنا لیے ہوں۔

بحر الرائق میں محیط کے حوالے سے ہے: " ولو اشتری من جنس تجارتھما و اشھد عند الشراء انہ یشتریہ لنفسہ فھو مشترک بینھما لانہ فی النصف بمنزلۃ الوکیل بشراء شیء معین و لو اشتری مالیس من تجارتھما فھو لہ خاصۃ لان ھذا النوع من التجارۃ لم ینطو علیہ عقد الشرکۃ "ترجمہ: اور اگر ایسی چیز خریدی، جو شریکین کی تجارت کی جنس سے ہی ہے اور اس پر گواہ (بھی) بنا لیے کہ یہ چیز وہ اپنے لیے خرید رہا ہے، (پھر

بھی) وہ چیز دونوں میں مشترک ہوگی، کیونکہ یہ (خریدنے والا شخص) معین چیز کے خریدنے میں وکیل کے درجے میں ہے اور اگر ایسی چیز خریدتا ہے، جو ان کی (شرکت کے معاہدے والی) تجارت کی قسم سے نہیں ہے، تو (اس صورت میں) وہ خریدی ہوئی چیز اس خریدنے والے شریک کی ہی ہوگی، کیونکہ شرکت کا معاہدہ تجارت کی اس قسم کے لیے مانع نہیں ہے۔

(البحر الرائق، کتاب الشرکۃ، جلد5، صفحہ294، مطبوعہ کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے: ”ایک نے کوئی چیز خریدی۔ اس کا شریک کہتا ہے کہ یہ شرکت کی چیز ہے اور یہ کہتا ہے میں نے خاص اپنے واسطے خریدی اور شرکت سے پہلے کی خریدی ہوئی ہے، تو قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہے اور اگر عقدِ شرکت کے بعد خریدی اور یہ چیز اُس نوع میں سے ہے، جس کی تجارت پر عقدِ شرکت واقع ہوا ہے، تو شرکت ہی کی چیز قرار پائے گی اگرچہ خریدتے وقت کسی کو گواہ بنالیا ہو کہ میں اپنے لیے خریدتا ہوں، کیونکہ جب اِس نوع تجارت پر عقدِ شرکت واقع ہو چکا ہے، تو اسے خاص اپنی ذات کے لیے خریداری جائز ہی نہیں، جو کچھ خریدے گا، شرکت میں ہوگا اور اگر وہ چیز اُس جنسِ تجارت سے نہ ہو، تو خاص اس کے لیے ہوگی۔“

(بہارِ شریعت، حصہ10، جلد2، صفحہ500، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابو الصالح محمد قاسم قادری

06محرم الحرام1440ھ/17ستمبر2018ء

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیر اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔